چھنگلو اور خوفناک بونے

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چھن چھنگلو
اور خوفناک دیو

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

ناشران ــــ اشرف قریشی
ــــ یوسف قریشی
پرنٹر ــــ محمد یونس
طابع ــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ــــ ۶/ روپے

چین چینگو ظالم جادوگر کے خاتمے کے بعد فارغ ہو کر دنیا کی سیر کو نکل کھڑا ہوا۔ پنگو بھی اس کے ساتھ تھا وہ دونوں شہر شہر گھومتے رہے اور طرح طرح کے نظارے دیکھتے رہے۔ ایکبار وہ ایک ایسے شہر میں جا نکلے جہاں ہر شخص نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ہر شخص پر افسوس طاری تھا ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے ہر شخص کسی کے مرنے

کا ماتم کر رہا ہو۔ چھن چھنگو یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ اس نے سمجھا کہ شاید یہاں کا بادشاہ مرگیا ہے اس لئے سب لوگ سوگ منا رہے ہیں۔ اس نے ایک شخص سے پوچھا۔

"کیا بات ہے تم لوگ کس کا ماتم کر رہے ہو؟"

اس شخص نے غور سے چھن چھنگو کو دیکھا اور پھر کہنے لگا

"بچے تم شاید یہاں اجنبی ہو۔ فوراً اس شہر سے نکل جاؤ تمہاری جان بچ جائے گی۔ ورنہ تم بھی خوفناک بونوں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔"

"خوفناک بونے وہ کون ہیں۔ اور کیوں مجھے ماریں گے" چھن چھنگو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ بونے بے حد ظالم اور خوفناک ہیں یہ زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ وہ انسانوں کو کھاتے ہیں چنانچہ وہ

روزانہ یہاں آتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ اور بھون کر کھا جاتے ہیں۔" اس شخص نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم لوگ ان کا مقابلہ نہیں کرتے" چھن چھنگو نے مزید حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہی تو مصیبت ہے کہ ہم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جیسے ہی وہ آتے ہیں سب پر بیہوشی سی ہو جاتی ہے ایسی بیہوشی کہ ہم سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں سن رہے ہوتے ہیں مگر ہم حرکت نہیں کر سکتے۔ وہ جسے چاہیں پکڑ کر لے جاتے ہیں ان کے جانے کے بعد ہم ٹھیک ہو جاتے ہیں" اس شخص نے چھن چھنگو کو تفصیل بتلاتے ہوتے کہا۔

"تو پھر تم یہ شہر چھوڑ دو کہیں اور چلے جاؤ" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہم شہر نہیں چھوڑ سکتے ہم نے بے حد کوشش کی مگر جیسے ہی ہم شہر کی سرحد پر پہنچتے ہیں۔ ہمارے سامنے دیواریں آ جاتی ہیں۔ البتہ اجنبی یہاں سے باآسانی چلے جاتے ہیں تم بھی فوراً چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں بونے تمہیں پکڑ کر لے جائیں" اجنبی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جاؤں گا بلکہ ان ظالم بونوں کو ان کے ظلم کی سزا دونگا مجھے بتلاؤ وہ کہاں ہیں" چھن چھنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور وہ شخص چھن چھنگو کی بات سن کر ہنس پڑا۔

"تم کیا انکا مقابلہ کرو گے۔ تم ابھی بچے ہو۔ یہاں بڑے بڑے پہلوان انکا مقابلہ نہیں کر سکے۔" اس شخص نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے صرف یہ بتلاؤ کہ بونے

کہاں ہیں پھر تم دیکھنا کہ میں ان ظالم بونوں کو ان کے ظلم کی کتنی خوفناک سزا دیتا ہوں۔ میرا نام چھن چھنگو ہے اور میری زندگی کا مقصد بھی ظالموں کو سزا دینا ہے" چھن چھنگو نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

"وہ بونے شہر سے باہر ایک پہاڑی کے دامن میں موجود سوراخ میں سے باہر نکلتے ہیں وہ سوراخ اتنا چھوٹا ہے کہ اس میں کوئی گھس نہیں سکتا۔ لوگوں نے بارہا کوشش کی کہ کسی طرح اس سوراخ کو بند کردیا جائے مگر بونے فوراً ہی دوسرا سوراخ کر لیتے ہیں" اس شخص نے جواب دیا

"ہونہہ ٹھیک ہے میں ابھی اس غار کیطرف جاتا ہوں اور ان ظالم بونوں سے نپٹتا ہوں" چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ ٹنگو کو ساتھ لئے شہر سے باہر موجود پہاڑی کی طرف چل پڑا۔

یہ ایک بازار تھا ہر طرف ننھی منی دکانیں تھیں چھوٹی چھوٹی سڑکوں پر چھوٹے چھوٹے بونے چل پھر رہے تھے خرید و فروخت کر رہے تھے کھا پی رہے تھے غرضیکہ خوب چہل پہل تھی یہ بونوں کی دنیا تھی زمین سے نیچے، اس کا آسمان زمین کی نچلی تہہ تھا ان بونوں کا ایک بادشاہ تھا جو کئی صدیوں سے ان پر حکومت کر رہا تھا یہ بادشاہ

بیحد ظالم تھا اس نے اپنے بونوں کی ایک خصوصی فوج تیار کی تھی جو سب کے سب بے رحم ظالم اور زبردست لڑاکے تھے ظالم بادشاہ ایک بار بیمار ہو گیا تو شاہی نجومی نے اس کا علاج یہ تجویز کیا کہ بادشاہ ایک بونے کا گوشت بھون کر کھائے تب اسے آرام آئیگا۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنی فوج کو اشارہ کیا اور فوج کے سپاہی ایک تندرست قسم کے بونے کو پکڑ کر لے آئے بونا بیچارہ چیختا چلاتا رہ گیا مگر ظالم بادشاہ کو بھلا اس پر کہاں رحم آتا تھا چنانچہ اس نے اسے زندہ ہی آگ میں بھوننا شروع کر دیا اور پھر اس کا بھنا ہوا گوشت مزہ لے لیکر کھا گیا گوشت کھانے کے بعد وہ واقعی تندرست ہوگیا ادھر بادشاہ کو بھی گوشت بہت مزیدار اور لذیذ معلوم ہوا

چنانچہ اس نے حکم دیدیا کہ روزانہ
ایک بونے کو پکڑ کر زندہ بھونا
جائے۔ اور وہ اسکا گوشت کھایا کرے
گا۔ اسکی ظالم فوج نے ایسا ہی
کرنا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا
بونوں کی دنیا میں خوف وہراس دوڑ
گیا انہوں نے بڑے احتجاج کئے
روئے پیٹے مگر بادشاہ نے انکی کوئی
بات نہ مانی جب بادشاہ کے کھانے
کی وجہ سے بونوں کی تعداد گھٹنا
شروع ہوگئی تو بونوں کے بزرگ مل کر
اپنی دنیا کے سب سے زیادہ سیانے
بونے "بوغا" کے پاس پہنچے بوغا بہت
بوڑھا تھا اتنا بوڑھا کہ جسکا تصور نہیں
کیا جا سکتا۔ مگر بوغا کو کالا علم
آتا تھا۔ اس لئے وہ نہ صرف جوان
لگتا تھا بلکہ تندرست بھی تھا۔ تمام
بونے اس سے بے حد ڈرتے تھے اور
اسکا ادب بھی کرتے تھے۔ وہ بونوں

کی آبادی سے ہٹ کر ایک غار مکان
میں رہتا تھا اور ہر وقت کالا علم
کے نئے نئے تجربوں میں مصروف رہتا
تھا جب بونوں کے بزرگ مل کر بوغا
کے پاس گئے تو بوغا انکی بات سننے
کے لئے باہر آگیا۔ بزرگوں نے بوغا کو
بادشاہ کا تمام حال سنایا اور مدد
کرنے کی فریاد کی بوغا کچھ دیر
سوچتا رہا پھر اس نے ان سے
وعدہ کر لیا اور پھر وہ بادشاہ
سے ملنے کے لئے بادشاہی محل کی
طرف چل پڑا۔

بادشاہ کو جب معلوم ہوا کہ بوغا
اس سے ملنے کے لئے آیا ہے تو
تو وہ اسکے استقبال کیلئے بادشاہی محل
سے باہر نکل آیا کیونکہ بادشاہ بھی
"بوغا" سے بے حد ڈرتا تھا۔
"بوغا آج تم کیسے ادھر بھول پڑے"
بادشاہ نے بوغا کا استقبال کرتے ہوئے ا

"میں تم سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملنے آیا ہوں" بوغا نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے بوغا مجھے بتلاؤ" بادشاہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"بادشاہ بونوں کے بزرگ میرے پاس آئے ہیں وہ اس بات سے پریشان ہیں کہ تم روزانہ انہیں بھون کر کھاتے ہو اسطرح بونوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے" بوغا نے کہا۔

"تم سب کچھ جانتے ہو کہ میں جب تک روزانہ ایک بونے کا بھنا ہوا گوشت نہ کھاؤں میری صحت ٹھیک نہیں رہتی اس لئے میں مجبور ہوں" بادشاہ نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو بادشاہ سلامت مگر میں نے اسکا ایک اور حل سوچا ہے" بوغا نے جواب دیا۔

"وہ کیا حل ہے مجھے بتلاؤ" بادشاہ

نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ یہ کہ تم اپنی ہی رعایا کو کھانے کی بجائے آدم زادوں کو کھاؤ" انکا گوشت زیادہ لذیذ بھی ہوگا اور نہ صرف تم اکیلے انہیں پیٹ بھر کر کھاؤ گے بلکہ تم اپنی مخصوص فوج کو بھی پیٹ بھر کر کھلا سکو گے" بوغا نے جواب دیا۔

"واہ واہ پھر تو بہت اچھی بات ہے مگر یہ آدم زاد تو سنا ہے زمین کے اوپر رہتے ہیں اور ہم سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں ہم ان پر کیسے قابو پا سکتے ہیں" بادشاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو مجھ پر چھوڑ دو بادشاہ سلامت آخر میرا علم کس کام آئیگا" بوغا نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے آج ہی مجھے شکار کرنے دو" بادشاہ نے کہا۔

"آج نہیں کل تم اپنے آدمیوں کو
بھیج دینا۔ یہ لو تھوڑی سی مٹی یہ
باہر جاکر پھینک دینا۔ اس سے
ہوگا کہ جب بھی تمہارے آدمی شہر
گھسنے جائیں گے پورے شہر پر بیہوشی
طاری ہو جائیگی اور تم آسانی سے اپنا شکار
کر سکوگے اور اس سے یہ بھی فائدہ
ہوگا کہ کوئی شخص شہر سے باہر
نہیں جاسکے گا" بوغا نے کہا بادشاہ
بیحد خوش ہوا۔

چنانچہ وہی ہوا اب بادشاہ کی فوج
روزانہ دو تین آدمی پکڑ کر لے آتی
اور وہ سب انہیں بھون کر خوب
دعوتیں اڑاتے۔ بونے بھی خوش تھے
کہ انکی جان چھوٹ گئی تھی اور
بادشاہ اور اسکی فوج بھی خوش تھی
کہ انہیں روزانہ دعوتیں کھانے کا
موقع مل رہا تھا۔
آج بھی صبح بادشاہ کی فوج تیار

ہوکر اوپر آدم زادوں کی دنیا میں گئی
اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چار
تندرست نوجوانوں کو اٹھاکر لے آئی
بادشاہ اتنے تندرست آدمیوں کو دیکھکر
بیحد خوش ہوا اور اسنے فوراً بھوننے کا
حکم دیدیا چونکہ اس دنیا میں آنے کے
بعد ان آدم زادوں کو ہوش آ جاتا
تھا اسلئے بونے انہیں بڑی مضبوطی سے
باندھ دیا کرتے تھے آج بھی وہ
بیچارے رو پیٹ رہے تھے بونوں کی
خوشامدیں کر رہے تھے مگر بونے بھلا
انہیں کہاں چھوڑتے تھے۔ وہ سب انہیں
بھوننے کے لئے آگ کے الاؤ جلانے
میں مصروف تھے اور بادشاہ سامنے
تخت پہ بیٹھا دعوت کے انتظار میں
خوشی سے جھوم رہا تھا۔

چھن چھنگو پنگو کو ساتھ لیکر اس پہاڑی
کے قریب پہنچ گیا اور پھر رات کو
وہ اسی پہاڑی کے دامن میں ہی
رہ پڑا وہاں بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ
تھے اس لئے اس نے سوچا کہ جب
صبح کو بونے باہر نکلیں گے تو وہ
دیکھ لیگا کہ وہ کس سوراخ سے
نکلتے ہیں۔ ساری رات وہ اس پہاڑی
کے دامن میں سویا رہا۔ اس نے
پنگو کو کہہ دیا کہ جب وہ بونے

باہر نکلیں وہ اسے جگا دے۔ صبح
ہونیوالی تھی جب کہ پنگو نے اسے
جھنجوڑا۔

"چھن چھنگو دیکھو بونے آگئے ہیں"

چھن چھنگو جو ایک چٹان کی اوٹ
میں سویا ہوا تھا آنکھیں ملتا ہوا اٹھ
کھڑا ہوا۔ اس نے دیکھا کہ پورے
شہر پر غیر فطری سی خاموشی چھائی
ہوئی تھی ایسے لگتا تھا جیسے کسی
نے پورے شہر پر جادو کردیا ہو
ایک چھوٹے سے سوراخ سے چھوٹے
چھوٹے بونے چیونٹوں کی طرح باہر نکل
رہے تھے۔ انکی تعداد سینکڑوں کے قریب
تھی وہ سوراخ سے باہر نکل کر سیدھے
شہر کی طرف بھاگتے جا رہے تھے
تھوڑی دیر بعد وہ واپس لوٹے تو
انہوں نے چار تندرست اور ہٹے کٹے
انسانوں کو اٹھایا ہوا تھا ایک ایک
آدمی سے چالیس چالیس بونے چمٹے ہوئے

تھے۔ چھن چھنگو سوچنے لگا کہ وہ ان
موٹے تازے انسانوں کو اس چھوٹے
سے سوراخ کے اندر کیسے لے جائیں
گے بونوں نے ان چاروں افراد کو
سوراخ کے قریب رکھدیا اور پھر غار
کے قریب کھڑے ایک بونے نے ہاتھ
میں پکڑے ہوئے نیزے کو باری باری
ان چاروں کے جسموں میں گھونپ دیا
نیزے کی نوک لگتے ہی ان چاروں کے
جسم سکڑنا شروع ہوگئے اور تھوڑی دیر
بعد وہ بھی ان بونوں کی جسامت
جتنے ہوگئے چنانچہ اب دو دو بونوں
نے انہیں اٹھایا اور غار میں داخل
ہو گئے جیسے ہی آخری بونا غار میں
داخل ہوا اچانک شہر پر چھائی ہوئی
خاموشی یکلخت ٹوٹ گئی اور چہل پہل
شروع ہو گئی۔

چلو پنگو ان ظالم بونوں سے بھی
نپٹ لیں واقعی یہ لوگ تو بیحد ظالم

ہیں"۔ چھن چھنگو نے پنگو کا بازو پکڑتے
ہوئے کہا۔ اور اسے آنکھیں بند کرنے
کے لئے کہا اور پنگو نے آنکھیں
بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد
چھن چھنگو نے آنکھیں کھولنے کیلئے کہا اور
پنگو نے آنکھیں کھولدیں اسکے ساتھ ہی
وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
وہ بونوں کی دنیا میں ہے عجیب وغریب دنیا
چھوٹے چھوٹے بازار، چھوٹی چھوٹی دکانیں
چھوٹے چھوٹے بونے وہاں گھوم پھر
رہے تھے سامنے ایک بڑا سا محل نما
مکان تھا جو عام مکانوں سے کافی
بڑا تھا۔ چھن چھنگو سمجھ گیا کہ یہ شاہی
محل ہوگا۔

"چلو پنگو اندر چلیں" چھن چھنگو نے کہا
اور پھر وہ اسے لے کر دروازے کی
طرف چل پڑا۔ چھن چھنگو کا اپنا قدگو
چھوٹا تھا مگر ان بونوں کے سامنے
تو وہ بھی قدآور لگتا تھا شاہی محل

کے دروازے پر دو بونے ہاتھوں
میں نیزے پکڑے کھڑے تھے وہ ان
دونوں کو دیکھکر ایک لمحے کے لئے
حیران رہ گئے مگر دوسرے لمحے انھوں
نے اپنے چھوٹے سے نیزے ان پر
تان لئے. چھن چھنگو نے انکی طرف ہاتھ
اٹھایا اور وہ ساکت ہوکر رہ گئے
اور دونوں بڑے اطمینان سے اندر بڑھتے
چلے گئے تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل
کے اندر ایک بہت بڑے کمرے میں
پہنچ گئے وہاں انھوں نے دیکھا کہ
آگ کے بہت بڑے الاؤ جل رہے
ہیں اور وہ چاروں افراد اب اپنی
اصل جسامت میں ایک طرف بندھے
پڑے تھے سامنے ایک تخت تھا
جسپر بونوں کا بادشاہ تاج پہنے بیٹھا
تھا. چھن چھنگو سمجھ گیا کہ وہ ان
انسانوں کو آگ میں بھون کر پھر
ان کا گوشت کھالیں. چھن چھنگو ایک ستون

کی آڑ میں کھڑا ہوگیا. جب بونوں
نے ایک انسان کو اٹھا کر آگ
کی طرف گھسیٹنا شروع کیا تو چھن چھنگو
سے نہ رہا گیا. وہ ستون کی آڑ
سے باہر نکل آیا.
"ٹھہرو" اس نے گونجدار لہجے میں انہیں
حکم دیتے ہوئے کہا اسکی آواز نکلتے
ہی ایسے محسوس ہوا جیسے ہال میں
بم پھٹ پڑا ہو. بادشاہ اور تمام
بونے حیرت کے مارے بت بن گئے
"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے"
بادشاہ نے سب سے پہلے اپنے آپکو
سنبھالتے ہوئے وہ تخت سے نیچے
اتر آیا تھا بادشاہ کے سنبھلتے ہی
تمام بونے بھی ہوشیار ہوگئے اور
انھوں نے ہاتھ میں پکڑے ہوتے
نیزے سے چھن چھنگو اور بندر کو گھیر لیا
"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا
دوست چنگو بندر ہے ہم اس لئے

تمہاری دنیا میں آئے ہیں تاکہ تمہیں ظلم سے باز رکھ سکیں" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"کیسا ظلم ہمارے ملک میں تو ہر طرف انصاف اور رحم کا دور دورہ ہے" بادشاہ نے اسبار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ تم زندہ انسانوں کو پکڑ کر لے آتے ہو اور پھر انہیں بھون کر کھا جاتے ہو" چھن چھنگو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی ظلم نہیں ہے ہمیں انکا گوشت پسند آتا ہے ہم کھالیتے ہیں" بادشاہ نے قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"بہرحال اب تم ایسا نہیں کرسکتے فوراً ان کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہارا برا حشر کردونگا" چھن چھنگو نے

بھی اسبار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپاہیو ان دونوں کو پکڑ لو۔ اور انہیں بھی ساتھ بھون ڈالو" بونے بادشاہ نے اپنی فوج کو حکم دیتے ہوئے کہا اور اسکا حکم ملتے ہی بونے سپاہی سینکڑوں کی تعداد میں آگے بڑھنے لگے۔ مگر چھن چھنگو نے جیسے ہی اپنے ہاتھ ان کی طرف جھٹکا وہ سب اپنی جگہ یوں ساکت ہو گئے جیسے ان میں روح ہی نہ ہو۔

"آگے بڑھو رک کیوں گئے" بادشاہ سپاہیوں کو رکتے دیکھکر غصے سے چیخا۔

"زیادہ زور سے چیخنے کی ضرورت نہیں اب یہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے" چھن چھنگو نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔ اور بادشاہ بھی حیرت سے بت بن گیا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر چھن چھنگو نے کس طرح سپاہیوں

کو روک لیا ہے۔

ادھر چھن چھنگو نے آگے بڑھکر بندھے ہوئے انسانوں کی رسیاں ایک ہی اشارے سے توڑ دیں اور وہ سب آزاد ہوکر چھن چھنگو کے قریب کھڑے ہو گئے۔

"اب بتاؤ بونے بادشاہ، کیا تم وعدہ کرتے ہوکہ آئندہ ظلم نہیں کرو گے یا پھر تمہیں عبرتناک سزا دی جائے" چھن چھنگو نے بادشاہ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"تم نے ان سب سپاہیوں کو کیسے روک لیا" بادشاہ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"تم میری بات کا جواب دو۔ میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں" چھن چھنگو نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس کا جواب تو بوغا ہی دے سکتا ہے۔ بوغا، بوغا میری مدد کرو"

بادشاہ نے جواب دیا اور ساتھ ہی بوغا کو آوازیں دینا شروع کر دیں اس سے پہلے چھن چھنگو کچھ کہتا۔ ہال کے دروازے سے ایک بونا اندر داخل ہوا اسکے جسم کے تمام بال سفید تھے مگر وہ نوجوان اور صحت مند تھا۔ اس نے اندر آتے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھوٹی سی گیند زمین پر دے ماری۔ گیند کے فرش پر گرتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے چھن چھنگو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ پر اندھیرا طاری ہوتا جا رہا ہو۔ چھن چھنگو نے اپنے آپکو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ چند لمحوں بعد وہ زمین پر گر چکا تھا۔ چنگو کا بھی یہی حشر ہوا اور ان انسانوں کا بھی جن کو چھن چھنگو نے بونوں کی گرفت سے آزاد کرایا تھا۔ اسکے علاوہ

چھن چھنگو کے زمین پر گرتے ہی
بونے سپاہی حرکت میں آ گئے وہ
زمین پر پڑے ہوئے چھن چھنگو اور
پنگو کی طرف بڑھنا ہی چاہتے تھے
کہ بوغا نے انہیں روک دیا۔ پھر
اس نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تم ان چاروں کو بھون کر کھاؤ
چھن چھنگو اور پنگو کو میں اپنے ساتھ
لئے جا رہا ہوں" پھر اس کے
اشارے پر کئی سپاہیوں نے مل کر
چھن چھنگو اور پنگو کو زمین سے اٹھایا
اور بوغا کے پیچھے چلتے ہوئے ہال
سے باہر نکل گئے۔

چھن چھنگو کو جب ہوش آیا تو
اسنے اپنے آپ کو ایک شیشے کے
چھوٹے سے صندوق میں قید دیکھا
اس جیسے ایک اور صندوق میں پنگو
بھی قید تھا یہ صندوق اتنا چھوٹا
تھا کہ چھنگو اس میں اٹھکر بیٹھ
نہیں سکتا تھا اسنے بوغا کو سامنے زمین
پر بیٹھا دیکھا بوغا کے چہرے پر
طنزیہ مسکراہٹ تھی اور وہ بغور
چھن چھنگو کو ہی دیکھ رہا تھا چھن چھنگو

نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسے
محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں
جان ہی نہ ہو۔ اس نے صندوق
توڑنے کیلئے صلاحیتیں استعمال کرنی
کوشش کی مگر ناکام رہا۔
"کون ہو تم" اچانک اسکے کانوں سے
ایک آواز ٹکرائی اس نے چونک کر
دیکھا تو اسے محسوس ہوا۔ کہ سامنے بیٹھے
بوغا کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔
"میرا نام چھن چھنگو ہے" چھن چھنگو نے جواب
دیا۔ اسکی آواز البتہ نکل رہی تھی۔
"تم ہماری دنیا میں کیوں آئے ہو
اور کس کی اجازت سے آئے ہو
بوغا نے اسبار سخت لہجے میں کہا۔
"تم انسانوں کو بھون کر کھا جاتے
ہو۔ ان پہ ظلم کرتے ہو۔ اس لئے
میں تمہیں تمہارے ظلم کی سزا دینے
آیا ہوں" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"ہا - ہا ہمیں سزا دینے آئے ہو

دیکھو اس وقت تم کتنے بے بس ہو
میرا اشارہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار
دینے کے لئے کافی ہے" بوغا نے قہقہہ
مارتے ہوئے کہا۔
"یہ تمہاری بھول ہے تم مجھے وقتی
طور پہ تو بے بس کر سکتے ہو۔ مگر
آخر کار میں تم پہ فتح حاصل کرلونگا
اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم ظلم
سے توبہ کرلو" چھن چھنگو نے بڑے بااعتماد
لہجے میں جواب دیا۔
"ہو ہو، اتنا دعویٰ" بوغا نے طنزیہ
انداز میں کہا اور پھر اٹھ کر وہاں
سے چلا گیا۔
اس کے جانے کے بعد چھن چھنگو نے
دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد
کیا۔ اور اس صورتحال سے نپٹنے کے
لئے مدد چاہی۔ مگر کافی دیر تک
کوشش کرنے کے باوجود بندر بابا کی
آواز نہ آئی تو وہ مایوس ہوگیا

اب اس نے سوچا کہ اسے خود ہی کچھ کرنا پڑیگا۔ ابھی وہ اس صندوق سے رہائی کی ترکیبیں ہی سوچ رہا تھا کہ بوغا بونے بادشاہ سمیت اندر داخل ہوا۔

"ہوں تو یہ ہے چھن چھنگو اور بزدل جو مجھے دھمکیاں دینے آیا تھا" بادشاہ نے بوغا سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں بادشاہ یہ ویسے تو بیحد طاقتور ہے مگر میرے علم کے سامنے اسکی کوئی پیش نہیں گئی" بوغا نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

"کیا اب یہ اسی طرح شیشے کے صندوق میں بند رہے گا۔ میں اسے اپنی پوری رعایا کے سامنے ہولناک سزا دینا چاہتا ہوں تاکہ تمام بونوں کو عبرت ہو۔ اور وہ میرے خلاف کوئی سازش کرنیکا تصور تک نہ کرسکیں" بادشاہ نے بوغا سے مخاطب ہوکر کہا۔

ضرور سزا دینا مگر چند روز ٹھہر جاؤ کیونکہ اس شیشے کے صندوق میں اگر یہ دو روز تک بند رہا تو پھر باہر نکلنے کے بعد بھی اس میں کوئی طاقت نہیں رہے گی۔ اگر ابھی اسے باہر نکال لیا تو یہ اپنی پراسرار طاقتیں استعمال کریگا" بوغا نے بادشاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں مجھے کوئی اتنی جلدی نہیں ہے چند روز مزید ٹھہر جاؤں گا مگر خیال رکھنا یہ کس طرح بھاگ نہ نکلے" بادشاہ نے جواب دیا۔

"کیا تم بوغا کو نہیں جانتے جو ایسی بات کر رہے ہو۔ بوغا کی مرضی کے بغیر تو دنیا میں مکھی بھی نہیں اڑ سکتی" بوغا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں بوغا میں نے تو ایسے ہی بات کی تھی تاکہ تم اس

کا خاص طور پر خیال رکھو" بادشاہ
نے فوراً ہی عاجزانہ لہجے میں جواب
دیا۔ کیونکہ وہ بوغا کی طاقتوں سے
خوف کھاتا تھا۔

ادھر چھن چھنگو ان دونوں کی باتیں
سن رہا تھا اسے معلوم ہو گیا کہ
بوغا اسے دو دن تک اس صندوق
میں قید رکھنا چاہتا ہے اب یہ
اس کی کوشش ہے کہ وہ اس
عرصے سے پہلے ہی صندوق سے باہر
آ جائے چنانچہ وہ دل ہی دل میں
صندوق سے نکلنے کے لئے کوئی ترکیب
سوچنے لگا مگر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اسکی
کوئی صلاحیت کام ہی نہیں کر رہی تھی
اس نے پہلے سوچا کہ غائب ہو
جائے مگر وہ غائب بھی نہ ہو سکا
دعا پڑھنے کے باوجود اسی طرح تھا
آخر اس نے کچھ سوچ کر بوغا سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"بوغا میری بات سنو"
بوغا جو بادشاہ کو رخصت کرکے ایک
کونے میں بیٹھا تھا اسکی آواز سنکر
چونک پڑا۔
"کیا بات ہے" اس نے سخت لہجے
میں جواب دیا۔
"بوغا آخر تم مجھے کیوں مارنا چاہتے
ہو میں نے کیا قصور کیا ہے" چھن چھنگو
نے وقت کی نزاکت کا خیال کرتے
ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔
"تم یہاں میری نسل کو ختم کرنے
آئے تھے" بوغا نے جواب دیا۔
"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے بوغا۔ میں تو
صرف اسلئے آیا تھا تاکہ تمہارے بادشاہ
کو انسانوں پر ظلم کرنے سے روکوں"
چھن چھنگو نے جواب میں کہا۔
"تمہیں کیا حق ہے کہ تم بادشاہ کو

انسانوں کے کھانے سے روکو جبکہ میں
نے اسے اس بات کی اجازت دی
ہوئی ہے" بوغا نے غصیلے لہجے میں
کہا۔
"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم نے
اسے اجازت دی ہوئی ہے اگر مجھے
علم ہوتا تو میں نہ آتا" چھن چھنگو
نے جواب دیا۔
"بہر حال اب تم نے جرم کیا ہے
اسلئے تمہیں اسکی سزا ملے گی" بوغا نے
مختصر بات کرتے ہوئے کہا۔
"کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے"
چھن چھنگو نے جواب دیا کیونکہ حقیقتاً وہ
بوغا کے سامنے بے بس ہو چکا تھا
اب ضرورت اس بات کی تھی کہ وہ
پہلے اس عجیب و غریب شیشے کے صندوق
سے باہر نکل آئے۔
"نہیں قطعاً نہیں بوغا کسی کو معاف
کرنے کا قائل نہیں ہے" بوغا نے

جواب دیا۔
اب چھن چھنگو خاموش ہوگیا کیونکہ ظاہر
ہے وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا
اسکے بعد بھی اس نے کئی بار بوغا
کو منانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ بوغا
بھی اپنی ضد کا پکا تھا اسنے اسکی
کوئی بات ہی نہیں مانی اور چھن چھنگو
اور چنگو بندر دونوں کو اس صندوق
میں بند کیے دو دن گذر گئے جب
دوسرا دن بھی گذر گیا تو تیسرے
دن کی صبح کو بوغا نے قہقہہ
لگاتے ہوئے اپنا ہاتھ دونوں کے
صندوق پر پھیرا اور اس کے ہاتھ
پھیرتے ہی دونوں صندوق غائب ہو
گئے۔ صندوق غائب ہوتے ہی وہ
دونوں اچھل کر کھڑے ہوگئے مگر
بوغا کے اشارے پر غار میں موجود
بونے سپاہیوں نے انہیں مضبوط اور
باریک رسیوں سے باندھ لیا۔ چھن چھنگو

نے اس کے پنجے سے نکلنے کی
بے حد کوشش کی مگر اسے یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی اسکی
سب صلاحیتیں ختم ہو گئی ہیں پھر
بونے انہیں رسیوں سے گھسیٹتے ہوئے
بوغا کی غار سے باہر لے گئے۔

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا جس
میں ہر طرف بونے ہی بونے موجود
تھے بونوں کی قطاروں کے سامنے بونے
سپاہی موجود تھے جن کے ہاتھوں میں
چھوٹے چھوٹے نیزے تھے۔ ایک طرف
لکڑی کے کھمبوں سے چن چنگو اور پینگو
بندھے ہوئے تھے درمیان میں آگ کا
بہت بڑا الاؤ جل رہا تھا ان دونوں
کے سامنے ایک تخت پر بونوں کا
بادشاہ اور اس کے قریب ہی بوغا بھی

ایک کرسی پر موجود تھا۔

"چھن چھنگو اب کیا ہوگا" پنگلو نے بڑے
مایوس لہجے میں چھن چھنگو سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"جو خدا کو منظور ہوگا" چھن چھنگو نے
اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ پنگلو کچھ کہتا
بونے سپاہیوں کو بادشاہ نے مخصوص انداز
میں اشارہ کیا اور سینکڑوں کی تعداد
میں بونے ان کی طرف بڑھنے لگے تھوڑی
دیر بعد انہوں نے پہلے چھن چھنگو کو
کھمبے سے کھولا اور پھر اسے پکڑے
ہوئے آگ کے الاؤ کی طرف گھسیٹنے
لگے چھن چھنگو نے ان سے اپنے آپکو
چھڑانے کی بے حد کوشش کی مگر ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سرے
سے طاقت ہی موجود نہ ہو۔ اس لئے
چھن چھنگو نے ایکبار پھر دل ہی دل میں
بندربابا کو یاد کیا مگر بندربابا کی کوئی

آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچی
.. تو چھن چھنگو واقعی مایوس ہوگیا آگ
کے الاؤ کے قریب پہنچکر بونوں نے
چھن چھنگو کو یکدم چھوڑ دیا اور خود
تیزی سے دس بارہ قدم پیچھے ہٹ
گئے اب چھن چھنگو وہاں اکیلا کھڑا تھا
البتہ وہ حیران تھا کہ آگ میں پھینکنے
کی بجائے انہوں نے اسے کیوں چھوڑ
دیا ہے۔ ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا
کہ اچانک بوغا نے اُٹھکر، بولنا شروع
کر دیا وہ کہہ رہا تھا۔

"بونستان کے لوگو میری بات غور سے
سنو آج سے کچھ عرصہ پہلے تم لوگ
میرے پاس آئے تھے تاکہ میں تمہارے
بادشاہ کو اس بات سے روکوں کہ
وہ بونوں کو بھون کر نہ کھائے
اور کیونکہ بادشاہ کی صحت اسی میں
تھی کہ اسے انسان کا گوشت کھانے
کو ملے اس لئے میں نے تمہیں بچانے

کیلئے اسے دنیا کے لوگوں کے کھانے
کی اجازت دیدی اسطرح تم لوگوں کی
جانیں بچ گیئں اب یہ انسان جسکا
نام چھن چھنگو اور اسکا ساتھی بندر کچھ
دن پہلے ہماری دنیا میں گھس آئے
چھن چھنگو کے پاس پراسرار طاقتیں تھیں جنکی
مدد سے اسنے چاہا کہ بادشاہ کو
مجبور کردے کہ وہ انسانوں کو کھانا
چھوڑ دے۔ مگر چونکہ مجھے معلوم تھا کہ
اگر بادشاہ نے انسانوں کو کھانا چھوڑ
دیا تو وہ دوبارہ بونوں کو کھانا شروع
کر دیگا۔ چنانچہ میں اسکے مقابلے پہ
آیا اور میں نے اسے بےبس کرکے
اپنے علم کے زور سے ایک صندوق
میں بند کردیا۔ اور دو دن اس میں
بند رہنے کے بعد اسکی طاقتیں ختم
ہوگئیں۔ اب یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے
تمہارے بادشاہ نے اس کیلئے یہ سزا
تجویز کی ہے کہ اسے آگ میں جلا

دیا جائے بولو کیا تمہیں منظور ہے"
بوغا کی آواز دور دور تک گونج
رہی تھی۔

"ہمیں منظور ہے اسے فوراً آگ میں
پھینک دو" تمام بونوں نے بیک آواز
ہو کر جواب دیا۔

"میری بات سنو بونو" اچانک چھن چھنگو
نے ہاتھ کھڑا کرکے بلند آواز سے کہا۔
اور اسکی آواز سنکر یکدم چاروں طرف
خاموشی چھاگئی۔

"سنو بونو تمہارا بادشاہ ظالم ہے اگر
یہ انسانی گوشت کے بغیر نہیں رہ سکتا
تو اسے مار ڈالو میں سزا دینے کے
لئے یہاں آیا ہوں۔ اب تک میں
اس لئے خاموش رہا کہ شاید تمہارا
بادشاہ اور تمہارا جادوگر بوغا دونوں ظلم
سے توبہ کرلیں۔ مگر اب میں نے دیکھ
لیا ہے کہ یہ دونوں باز نہیں رہیں
گے۔ اسلئے میں آخری بار تمہیں کہہ

رہا ہوں کہ انہیں ظلم سے باز رکھو
ورنہ یاد رکھو میں بادشاہ اور بونوں
کو جو عبرتناک سزا دوں گا اس میں
تم بھی شریک ہوگے. کیا تم میری
بات سن رہے ہو" چھن چھنگو نے کہا
اس نے سوچا تھا کہ اب مرنا تو
ہے ہی کیوں نہ مرنے سے پہلے
بونوں کو ان کے خلاف کر دوں
شاید میری بات کا ان پہ اثر ہو
جائے اور یہ ان دونوں کے خلاف
بغاوت کر دیں.

"خاموش رہو تم مجرم ہو، باغی ہو، ہمارا
بادشاہ اور ہمارا بزرگ لوغا عظیم ہے"
اسے آگ میں پھینکو فوراً" تمام بونے
غصے کی شدت سے بیک وقت چیخ
پڑے.

"دیکھ لیا تم نے چھن چھنگو بونے بادشاہ
اور میرے خلاف سوچنے کا تصور بھی
نہیں کر سکتے.

اب تم اپنی سزا کے لئے تیار
ہو جاؤ" لوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے
کہا.

"یہ تمہاری بھول ہے لوغا کہ تم
نے مجھے مفلوج کر دیا ہے میں تو
خود خاموش رہا ہوں تم جس آگ
میں مجھے جلانا چاہتے ہو. اسے تو میں
چاہوں تو ایک پھونک مار کر بجھا دوں"
چھن چھنگو نے آخر دم تک اکڑتے ہوئے
کہا.

"اوہو اتنا دعویٰ ابھی تمہارے دعویٰ
کا پول کھل جائیگا" لوغا نے غصیلے
لہجے میں کہا. اور پھر اسنے بونوں
کو اسے آگ میں ڈالنے کا
حکم دیا.

"تم نہیں مانتے تو یہ دیکھو" چھن چھنگو
نے کہا اور پھر اس نے سچ مچ آگ
کی طرف منہ کر کے پھونک مار دی
یہ سب کچھ وہ ایسے اپنی اکڑ

کے لئے سر درد تھا۔ ورنہ اسے
معلوم تھا کہ اسکی پھونک سے آگ
کیا بجھے گی۔ مگر دوسرا لمحہ بونوں
اور بوغا کے ساتھ ساتھ چھن چھنگو کیلئے
بھی زبردست حیرت کا موجب بن گیا
جب چھن چھنگو کے پھونک مارتے ہی آگ
یکدم ایسے بجھ گئی جیسے کسی نے
اس پر پانی ڈال دیا ہو آگ بجھتے
ہی اس کے منہ میں سے زبردست
دھواں نکلا اور چاروں طرف چھا گیا
جیسے دھواں چھن چھنگو کے گرد گھوما چھنگو
کو یوں محسوس ہوا جیسے اسکے جسم
میں برقی رو دوڑ گئی ہو۔ اس کی
تمام صلاحیتیں واپس آگئیں۔

آگ کے اچانک بجھ جانے سے بوغا
بونا۔ بادشاہ اور اسکے تمام سپاہی حیرت
کے مارے بت بنے کھڑے رہ گئے
چھن چھنگو نے صلاحیتیں واپس آتے ہی
فوراً غائب ہونے کے الفاظ پڑھے۔ اور

اسکے ساتھ ہی اسنے بھاگ کر پنگو
کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی جلدی
اسکی رسیاں کھولدیں۔ جب دھواں چھٹا
تو چھن چھنگو اور پنگو دونوں غائب
تھے۔ بوغا اور بونا بادشاہ دونوں حیرت
کے مارے ناچ کے رہ گئے۔

”یہ کیا ہوا بوغا“ بادشاہ نے حیرت
کی شدت سے چیختے ہوئے بوغا سے پوچھا
”ابھی معلوم ہو جائیگا“ بوغا نے اچانک
ہاتھ۔ اوپر اٹھایا اور پھر اسکا ہاتھ
شیشے کی طرح روشن ہوگیا اس نے
دیکھا کہ چھن چھنگو اور پنگو دونوں ان
کے قریب ہی۔ موجود ہیں اور بڑے
اطمینان سے یہ سب تماشا دیکھ رہے
ہیں۔“

”میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے چھن چھنگو
اب تم مجھ سے بچ کر نہیں
جا سکتے“ بوغا نے اچانک زوردار لہجے
میں چھن چھنگو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

"تم نے اپنے جادو کا حشر تو دیکھ ہی لیا ہے اب بھی میں تمہیں دو دن کی مہلت دیتا ہوں اگر تم دونوں ظلم سے توبہ کرلو تو میں تمہیں بغیر کوئی سزا دیئے واپس چلا جاؤں گا ورنہ یاد رکھنا تمہارا اور بادشاہ دونوں کا انجام عبرتناک ہوگا" چھن چھنگو نے جواب دیا اور اسکی آواز میدان میں گونج رہی تھی۔

تمام بونے چھن چھنگو سے خوفزدہ ہوچکے تھے مگر اب بھی انہیں یقین تھا کہ بوغا اس پراسرار انسان کو پکڑ لیگا اس لیئے وہ خاموش کھڑے تھے۔

"تمہاری یہ غلط فہمی ہے کہ تم میرے ہاتھ سے بچ نکلوگے۔ بوغا بہت بڑی قوت کا مالک ہے" میں تمہیں چیونٹی کی طرح مسل دونگا" بوغا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

ابھی تو میں تمہیں دو دن کی مہلت

دے چکا ہوں اسلئے دو دن کیلئے جا رہا ہوں دو دن بعد آؤں گا پھر دیکھ لونگا" چھن چھنگو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اسنے مکھی بننے کا ارادہ کیا اور دوسرے لمحے وہ دونوں مکھیوں کی طرح ہوا میں اڑتے پھر رہے تھے مکھی کے روپ میں آتے ہی بوغا کے ہاتھ سے ہی وہ غائب ہوگئے۔ اور بوغا پریشانی کے عالم میں اپنے ہاتھ کو دیکھتا رہ گیا۔

چھن چھنگو اور پھنگو چھوٹی چھوٹی مکھیوں کے روپ میں اڑتے اڑتے بونوں کی دنیا میں خاصے دور نکل گئے بونوں کی دنیا خاصی بڑی تھی مگر ان کی آبادی بہت تھوڑے سے علاقے میں تھی باقی علاقہ بالکل ویران اور بنجر پڑا ہوا تھا وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑ بھی تھے جنگل بھی اور دلدلیں بھی انہوں نے ان کی دنیا میں ریگستان بھی دیکھے تھے غرضیکہ وہ دنیا بالکل انسانوں کی دنیا کی طرح تھی مگر وہاں کی چیزیں بونوں کی طرح ہی چھوٹی اور مختصر تھی وہ دونوں مکھیوں کی طرح اڑتے اڑتے جنگل کے ایک درخت پر بیٹھ گئے اور پھر چھن چھنگو دوبارہ اپنے اصل روپ میں آگیا اسکے ساتھ ہی پھنگو بھی، جنگل دیکھکر پھنگو تو خوشی سے درختوں پر اچھلنے کودنے لگا کیونکہ وہ بڑے عرصے کے بعد جنگل میں آیا تھا مگر چھن چھنگو درخت سے نیچے اتر کر اسکے تنے سے ٹیک لگاکر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور دوسرے لمحے بندر بابا کی آواز اسکے کانوں میں پہنچ گئی بندربابا کی آواز سنتے ہی وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

"بندربابا تم کہاں چلے گئے تھے میں بڑی مشکل میں پھنس گیا تھا" چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا۔

چھن چھنگلو بیٹے تم بونغا کے کالے جادو کے شکنجے میں پھنس گئے تھے اور چونکہ کالے جادو میں پھنسے ہوئے آدمی کے پاس میری آواز نہیں پہنچ سکتی اسلئے میں مجبور تھا بہرحال تم نے عقلمندی سے کام لیا اور اس آگ کو بجھا دیا کیونکہ کالے جادو کا توڑ یہی تھا اس آگ کے بجھتے ہی کالے جادو کا اثر ختم ہوگیا" بندربابا نے اسے تفصیل سے بتلایا۔

"مگر بابا میں نے تو ایسے ہی مذاق کیا تھا مجھے کیا معلوم کہ میں پھونک سے آگ بجھا سکتا ہوں" چھنگلو نے جواب دیا۔

چھن چھنگلو اللہ تعالیٰ نے ظلم کے خلاف جنگ کے لئے تمہیں بیشمار صلاحیتوں اور طاقتوں سے نوازا ہے مگر — تم خود اپنی طاقتوں سے واقف نہیں ہو یہ سب آہستہ آہستہ تم پہ خودبخود ظاہر

ہوتی جائیں گی بہرحال تم کسی بھی مرحلے پہ ہمت نہ ہارا کرو۔ ابھی چونکہ تم بچے ہو اسلئے میں تمہاری مدد کردیا کرتا ہوں بعد میں جب تم سمجھدار ہو جاؤ گے تو سب مراحل تمہیں خود طے کرنے پڑیں گے" مشکل میں پڑتے ہی اپنی عقل استعمال کرلیا کرو۔ کیونکہ عقل سے بڑی طاقت کوئی نہیں" بندربابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

بندربابا میرا خیال ہے جب تک بونغا کو میں ختم نہیں کردوں گا۔ اس دنیا سے ظلم نہیں جا سکتا" چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک سوچا ہے بیٹے۔ تمام فساد کی جڑ یہ بونغا ہے جو کالے علم کا ماہر ہے اور تمہیں صرف اسلئے بونوں کی دنیا میں نہیں بھیجا گیا کہ تم وہاں جاکر صرف بونوں کے بادشاہ کو سزا دو بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ

نے وہاں اسلئے بھیجا ہے کہ تم
بوغا سے مقابلہ کرکے اسے ختم کردو
کیونکہ بوغا کا ارادہ ہے کہ وہ
انسانوں کی دنیا میں آکر اپنے کالے
علم کے زور سے تمام دنیا پر حکومت
کرے اور دنیا کے انسانوں پر ظلم وستم
کی انتہا کردے وہ کالے علم کا اتنا
ماہر ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے
بڑا جادوگر بھی اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا
بندر بابا نے اسے تفصیل سے بتلایا۔
"ٹھیک ہے بندر بابا میں بوغا کا
خاتمہ کرنے کیلئے اپنی جان تک لڑا
دونگا" چھن چھنگو نے ایک عزم کے
ساتھ کہا۔
ہمت کرو اور اپنی صلاحیتوں کیساتھ
ساتھ اپنی عقل بھی استعمال کرو تم یقیناً
اس ظالم پر فتح حاصل کرلو گے بس
اتنا بتادوں کہ بوغا کا تمام کالے
جادو کا راز ایک پھول میں ہے جو

بادشاہ کے محل کے اندر موجود باغ
کے پھولوں میں سے ایک ہے اسکا
رنگ سنہرا ہے" بندر بابا نے اسے اشارہ
دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے اب میں اسے تلاش کرونگا"
چھن چھنگو نے جواب دیا اور پھر اسنے
آنکھیں کھولدیں۔ اسنے دیکھا پنگو بڑے
اطمینان سے درختوں سے پھل اتار کر
کھانے میں مصروف ہے یہ دیکھکر چھن چھنگو
کو بھی بھوک لگ گئی اور اسنے پنگو
سے مخاطب ہوکر کہا۔
"پنگو میرے لئے پھل لے آنا"
"ابھی لے آیا" پنگو نے جواب دیا اور
پھر تھوڑی دیر بعد اسنے چھن چھنگو کے
سامنے پھلوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ اور
وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھکر اطمینان
سے پھل کھانے میں مصروف ہوگئے۔

چن چنگو اور پنگو کے غائب ہوتے ہی لونغا شدید غصے کے عالم میں اپنی جھونپڑی میں واپس آیا یہ اسکی زندگی کی پہلی شکست تھی اسلئے وہ زخمی سانپ کی طرح غصے کے مارے کلبلا رہا تھا۔ جھونپڑی میں آتے ہی اس نے ایک کونے کی زمین کھودی اور پھر اس میں سے سانپ کی کھال باہر نکال لی۔ یہ سفید رنگ کے سانپ کی کھال تھی اس نے کھال

ہاتھ میں پکڑی اور پھر کچھ پڑھکر اسپر پھونک مار دی دوسرے لمحے اب وہاں کھال کی بجائے سفید رنگ کا چھوٹا سا سانپ موجود تھا۔

"سفید سانپ حاضر ہے آقا حکم کرو" سفید سانپ کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

"سفید سانپ زمین میں گھس جاؤ اور جتنی جلدی ہوسکے مجھے خبر لاکر دو کہ وہ انسان اور بندر کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں" لونغا نے اسے حکم دیا

"اچھا میرے آقا" سفید سانپ نے جواب دیا اور پھر اسنے اپنا منہ زمین پر رکھا اور دوسرے لمحے وہ زمین میں گھستا چلا گیا تھوڑی دیر بعد وہ غائب ہو چکا تھا۔ اسکے غائب ہونے کے بعد لونغا نے جھونپڑی کے ایک کونے میں لٹکا ہوا تھیلا اٹھایا اور اسے کھولکر اس میں موجود ایک چھوٹی

سی ڈبیہ نکالی. یہ ڈبیہ شیشے کی تھی
اس میں بھونگے کی قسم کا ایک
چھوٹا سا پرندہ تیزی سے اِدھر اُدھر
گھوم رہا تھا. بوغا نے ڈبیہ پہ انگلی
رکھ کر ایک منتر پڑھا تو شیشے کی
ڈبیہ خودبخود کھلتی چلی گئی.
"بھونگا حاضر ہے میرے آقا حکم کرو"
بھونگے کی آواز نکلی.
"بھونگے ہوا میں تیزی سے اڑ جاؤ
اور فوراً یہ معلوم کر کے آؤ کہ وہ
انسان اور بندر کہاں ہیں. کس روپ
میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں" بوغا
نے بھونگے کو حکم دیتے ہوئے کہا.
"اچھا میرے آقا" بھونگے نے جواب دیا
اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اڑتا
ہوا جھونپڑی سے باہر نکل گیا اسکے
جانے کے بعد بوغا اٹھا اور جھونپڑی کے
درمیان آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اس نے
آنکھیں بند کر لیں اور زور زور سے ایک

منتر پڑھنا شروع کر دیا. ابھی اسے منتر
پڑھتے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ
اچانک جھونپڑی کی چھت پھٹی اور اس
میں سے ایک گیند اسکے سامنے آگری
گیند سرخ رنگ کی تھی اور اس میں
سے روشنی کی لہریں نکل رہی تھیں.
گیند کے گرتے ہی بوغا نے آنکھیں
کھولدیں اور بغور اس گیند کو دیکھنے لگا
چند لمحوں بعد گیند کی روشنی ختم ہو گئی
گئی. پھر گیند درمیان سے دو ٹکڑے ہو گئی
اور اس میں سے انتہائی چمکدار جسم
والی ایک چھوٹی سی پری باہر آگئی
پری کا جسم ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے
روشنی سے پیدا ہوا ہو.
"روشنی کی شہزادی میری مدد کرو" بوغا
نے قدرے عاجزانہ لہجے میں اس سے
مخاطب ہو کر کہا.
"کیا بات ہے بوغا تم بیحد گھبرائے
ہوئے ہو" روشنی کی شہزادی نے مسکراتے

ہوئے کہا۔
"ہاں روشنی کی شہزادی پُراسرار طاقتوں
کا مالک ایک انسان اپنے بندر ساتھی
کے ہمراہ ہماری دنیا میں آگیا ہے اور
مجھے ختم کرنا چاہتا ہے تم اسکے مقابلے
میں میری مدد کرو" بونغا نے اسے بتلایا
"مجھے معلوم ہے کہ وہ کون ہے
اسکے پاس انتہائی پراسرار طاقتیں ہیں گر
اسے ابھی تک خود معلوم نہیں کہ وہ
کیا ہے" روشنی کی شہزادی نے اسے
بتلاتے ہوئے کہا۔
کیا اس پر فتح پانے کا کوئی طریقہ
نہیں ہے" بونغا نے پوچھا۔
"اسکی صلاحیتوں کے بے حد توڑ ہیں ان
میں سے ایک اتفاق سے تم نے آزمایا
تھا۔ اور وہ بے بس بھی ہوگیا تھا۔ مگر تم
سے غلطی یہ ہوئی کہ تم نے اسے
آگ میں جلانا چاہا۔ اسنے آگ بجھا کر
تمہارے کالے علم کا توڑ کردیا" روشنی

شہزادی نے جواب دیا۔
"پھر کوئی ایسا توڑ بتلاؤ جس سے
وہ بے بس ہو جائے اور میں اس پر
قابو پاسکوں" بونغا نے درخواست کرتے
ہوئے کہا۔
"اسکا ایک توڑ ایسا ہے جس کے بارے
میں اسے ابھی تک علم نہیں ہے اگر
تم وہ توڑ کرسکو تو آسانی سے اسپر
قابو پاسکتے ہو" روشنی کی شہزادی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہاری بے حد مہربانی روشنی کی شہزادی
مجھے جلدی سے وہ توڑ بتلاؤ" بونغا نے
اشتیاق آمیز لہجے میں جواب دیا۔
"مگر میری ایک بات سن لو۔ چونکہ تم
نے زندگی میں مجھ پر ایک احسان کیا
تھا اسلئے میں صرف وہی احسان اتارنے
کیلئے تمہیں وہ توڑ بتلادونگی۔ اسکے بعد
تم آزاد ہونگی اور پھر میری مرضی کہ
میں تمہاری مزید مدد کروں یا نہیں"

روشنی کی شہزادی نے جواب دیا۔
"مجھے منظور ہے" بوغا نے جواب دیا
تو سنو اگر تم چھن چھنگو کے سر پر
ایک بال توڑ کر اسے آگ کی جو
کی آگ میں جلا دو تو چھن چھنگو کی تمام
صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی مگر اس وقت
تک جب تک اسکے اس بال کی جگہ
دوسرا بال نہیں اگ آتا" روشنی کی شہزادی
نے اسے توڑ بتلاتے ہوئے کہا۔
شکریہ شہزادی میں ایسا ہی کروں گا
اور پھر میں نیا بال اگنے سے پہلے
ہی چھن چھنگو کو ختم کردونگا" بوغا نے
خوش ہوتے ہوئے کہا۔
یہ تمہارا کام ہے کہ تم کیا کرتے
ہو اور کیا نہیں۔ میں نے تمہارا احسان
اتار دیا ہے دیسے میری ایک بات سن
لو کہ تم ظالم ہو اگر تم ظلم سے
توبہ نہیں کرو گے تو کسی دن مارے
جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ظلم کرنیوالوں کو پسند

نہیں کرتا اور جسے وہ پسند نہ کرے
اسے کسی دن عبرتناک انجام سے دوچار
ہونا پڑتا ہے" روشنی کی شہزادی نے
جواب دیا۔ اور پھر دوسرے لمحے وہ
غائب ہو گئی گیند دوبارہ مل گئی اور اس
میں سے روشنی کی لہریں نکلنے لگیں
اور پھر چند لمحے بعد گیند ہوا میں
اڑتی ہوئی جھونپڑی کی چھت پھاڑ کر
غائب ہو گئی۔
روشنی کی شہزادی کے جانے کے بعد
بوغا اس میں گم ہو گیا کہ چھن چھنگو کے
سر کا بال کسطرح حاصل کرے آخر سوچ
سوچ کر اسے ایک ترکیب سمجھ میں
آگئی۔ اور وہ خوشی سے اچھل پڑا۔
اسی لمحے اچانک زنبیل پھٹی اور سفید سانپ
باہر نکل آیا۔
"میں آگیا ہوں میرے آقا" سفید سانپ
کے منہ سے آواز نکلی۔
"کیا خبر لائے ہو" بوغا نے تحکمانہ

لہجے میں اس سے مخاطب ہوکر بولا
میرے آقا چھن چھنگو اور اسکا ساتھی پنڈت
زمین کے اندر نہیں ہیں بس پوری زمین
اور اسکی گہرائی تک دیکھ آیا ہوں" سنپولیے
سانپ نے جواب دیا۔
"اچھا تو پھر یقیناً وہ زمین کے اوپر
ہونگے اور بھونگا انکی خبر لے آئیگا" بوغا
نے سوچا اور پھر اس نے منتر پڑھکر
سفید سانپ پہ پھونک ماری سفید سانپ
دوبارہ کھال میں بدل گیا بوغا نے وہ کھال
اٹھائی اور پھر اسے زمین میں دفن
کر دیا۔ ابھی وہ اس سے فارغ ہوا
ہی تھا کہ تیز سیٹی کی آواز آئی اور
بھونگا جھونپڑی کے اندر آگیا۔
"میں آگیا ہوں، میرے آقا" بھونگے کی
آواز سنائی دی۔
"کیا خبر لائے ہو" بوغا نے بڑے
اشتیاق سے پوچھا۔
میرے آقا چھن چھنگو اپنے ساتھی کے

ہمراہ وادی ویران کے جنگل میں ٹہل کھا
رہا ہے بھونگے نے جواب دیا۔
"کیا تم خود اسے دیکھ آئے ہو" بوغا
نے پوچھا۔
"ہاں میرے آقا وہ اپنے اصل روپ
میں ہے" بونگے نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے اب تم اپنی ڈبیہ میں آرام
کرو" بوغا نے کہا اور بھونگا ڈبیہ میں جاکر
بیٹھ گیا بوغا نے ایک منتر پڑھکر ڈبیہ پہ
پھونک ماری اور ڈبیہ دوبارہ مل گئی
اس سے فارغ ہوکر اسنے اپنے جسم پہ
مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا اور جھونپڑی
سے باہر نکل آیا باہر آتے ہی وہ
اچھلا اور پھر کسی پرندے کیطرح ہوا
میں اڑنے لگا۔ اس کا رخ وادی ویران
کی طرف تھا۔

"چھن چھنگلو اب کیا ارادے ہیں۔ اس بونغا کو کیسے سزا دو گے" پھل کھاتے ہوئے ٹنگلو نے تشویش آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"میں نے اسے دو دن کی مہلت دی ہے اگر ان دو دنوں میں اس نے علم سے توبہ نہ کی تو پھر اسے ایسی عبرتناک سزا دونگا کہ تم اسکا تصور بھی نہیں کر سکتے" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تو کیا ان دو دنوں میں ہم یہیں رہیں گے؟" ٹنگلو نے پوچھا۔

"نہیں پھل کھا کر ہم دونوں بادشاہ کے

محل میں جائیں گے اور وہاں وہ سنہری پھول ڈھونڈھیں گے جس میں بونغا کے کالے علم کا راز ہے تاکہ اگر بونغا علم سے باز نہ آئے تو اسے سزا دی جا سکے"

چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک ہے کم سے کم ان دو دنوں میں ہم کوئی کام تو کریں گے۔" ٹنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک دور سے سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگیں۔ چھن چھنگلو نے چونک کر دیکھا تو اسے دور سے بونغا اڑتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ چھن چھنگلو فوراً اٹھ کھڑا ہوا اسنے ٹنگلو کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے وہ دونوں غائب ہو گئے۔ غائب ہوتے ہی وہ دونوں درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ درختوں کے نیچے پھلوں کا ڈھیر ابھی تک موجود تھا چنانچہ یہی ڈھیر دیکھ کر بونغا بھی سمجھ گیا کہ وہ دونوں یہیں

موجود ہوگئے اور اسے دیکھکر غائب ہوگئے
ہیں چنانچہ وہ اسی درخت کے قریب اتر
گیا اور پھر اسنے بلند آواز سے کہا۔
چھن چھنگو میری بات سنو میں نے خوب
غور کرلیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا
ہوں کہ واقعی ظلم کا انجام اچھا نہیں
ہوتا۔ چنانچہ میں تمہارے پاس اسلئے آیا ہوں
تاکہ میں تمہارے سامنے ظلم سے توبہ کروں"
"چھن چھنگو یہ بھی کہیں ظالم جادوگر کی طرح
ہمیں دھوکا نہ دے رہا ہو" پنگو نے
چھن چھنگو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا
"ہونہہ" چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ
خاموش ہوگیا۔

بوغا تھوڑی دیر اپنی بات کے جواب کا
انتظار کرتا رہا۔ جب اسے کوئی جواب نہ ملا
تو پھر وہ بولا۔
چھن چھنگو میری بات کا اعتبار کرو میں
سچے دل سے ظلم سے توبہ کرنا چاہتا ہوں
اور اسکے کیلئے تم نے خود ہی مہلت بھی

دی تھی۔
"مگر میں کیسے یقین کروں کہ تم سچ
بول رہے ہو" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"تم جسطرح بھی چاہو اطمینان کرسکتے ہو"
بوغا نے کہا۔
"میرا اطمینان اسطرح ہو سکتا ہے کہ تم
اپنے سب سے بڑے دیوتا کالو دیوتا کی قسم
کھا کر کہو" چھن چھنگو نے شرط پیش کی۔
"میں اپنے سب سے بڑے دیوتا کالو دیوتا
کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں نے ظلم
سے توبہ کرلی ہے اور اب میں کبھی کسی
پر ظلم نہیں کروں گا۔ بوغا نے فوراً
ہی قسم اٹھا لی۔ اسکے قسم کھاتے ہی
چھن چھنگو کو اسکی بات کا یقین آگیا اور
اسنے اپنے آپ کو ظاہر کردیا اور پھر
وہ ادھر پنگو دونوں درخت سے نیچے
اتر آئے۔
"خوش آمدید چھن چھنگو اب تم ہمارے مہمان
ہو" بوغا نے آگے بڑھکر اسکا استقبال کرتے

ہوئے کہا پھر اسنے چھن چھنگو سے ہاتھ ملایا
اور اسے پکڑ کر واپس اپنی جھونپڑی کی طرف
چلدیا۔ جھونپڑی میں پہنچکر اسنے چھن چھنگو کو ایک
مشروب پیش کیا تاکہ اسکی تھکن دور ہوسکے
چھن چھنگو نے مشروب میں پھونک ماری تاکہ
اگر اس میں زہر ہو تو اسکا رنگ بدل
جائیگا مگر مشروب کا رنگ نہیں بدلا۔ اسپر
چھن چھنگو کو یقین آگیا کہ مشروب ٹھیک ہے
وہ اسے پی گیا مشروب کے پیتے ہی
اچانک اسپر غنودگی سی چھاگئی۔ اور پھر
اس سے پہلے کہ وہ اپنے آپکو سنبھالتا
اسکا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور
وہ بیہوش ہوکر فرش پر گر پڑا۔ اسی لمحے
بوغا نے اپنا ہاتھ چنگو کی طرف بڑھایا
اور چنگو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ
پتھر کا بت بن گیا ہو۔ اس میں حرکت
کرنے کی بھی طاقت نہیں البتہ وہ سب
کچھ دیکھ رہا تھا سن رہا تھا۔
چھن چھنگو کے بیہوش ہوتے ہی بوغا تیزی

سے آگے بڑھا اور اسنے جھٹکے سے چھن چھنگو
کے سر پر سے ایک بال توڑ لیا۔
اسکے بعد اسنے زور سے تالی بجائی تالی
بجتے ہی دو بونے اندر داخل ہوئے اور
اسکے سامنے مؤدبانہ انداز میں جھک گئے۔
"زرا آک کی جڑیں اکھٹی کرکے لے آؤ
جتنی جلدی ممکن ہو سکے لے آؤ" بوغا
نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا اور وہ
تیزی سے جھونپڑی سے باہر نکل گئے ان
کے جانے کے بعد بوغا نے زوردار قہقہہ
لگایا اور چھن چھنگو کے سر کے بال کو
دیکھنے لگا جسے جلاتے ہی چھن چھنگو کی
تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی۔
چند ہی لمحوں بعد بونے ہاتھوں میں
آک کے پودے کی خشک جڑیں اٹھائے
اندر داخل ہوئے
"آک کی جڑیں حاضر ہیں آقا" بونوں نے
کہا ان کے ہاتھوں سے جڑیں لے کر
ایک طرف ڈھیر کیں اور پھر انہیں آگ

لگادی۔ جڑیں چونکہ بے انتہا خشک تھیں اسلئے دھڑا دھڑ جلنے لگیں جب وہ پوری طرح جلنے لگ گئیں تو بونغا نے فاتحانہ قہقہہ لگاتے ہوئے بال آگ میں ڈالدیا بال آگ میں پڑتے ہی چڑ مڑ کر جل کر راکھ ہوگیا۔ اسکے ساتھ ہی بونغا کے فاتحانہ قہقہوں سے جھونپڑی گونج اٹھی وہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگا رہا تھا پھر اسنے بیہوش چھن چھنگو کو کاندھے پر اٹھایا اور چنگو کو بھی اپنے ایک ہاتھ میں پکڑ لیا جیسے بچہ کسی کھلونے کو پکڑتا ہے کیونکہ چنگو کا اس وقت قطعاً وزن ہی معلوم نہیں ہوتا تھا پھر وہ ان دونوں کو لے کر بادشاہی محل کی طرف چل پڑا۔ تاکہ بادشاہ اور دوسرے بونوں کو اپنا یہ کارنامہ دکھا سکے اور پھر ان کے سامنے ہی چھن چھنگو اور چنگو کو سزا دے سکے۔

بادشاہ اپنے خاص کمرے میں بیٹھا تھا اس کے چہرے پہ پریشانی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ چھن چھنگو غائب ہوگیا تھا اور بونغا اسکے بعد اپنی جھونپڑی میں چلا گیا تھا اور ابھی تک باہر نہیں نکلا تھا۔ وہ اسلئے پریشان تھا کہ نجانے یہ چھن چھنگو اب کیا کرے اور کہیں وہ بادشاہ کو ہی نہ مار ڈالے ابھی وہ اس پریشانی میں تھا کہ ایک دربان بونے نے آکر اطلاع دی کہ بونغا محل کی طرف آرہا ہے اسنے کاندھے پر بیہوش چھن چھنگو کو اٹھایا ہوا ہے۔ اور ہاتھ میں اس بندر کو پکڑا ہوا ہے۔

"اره مارا آخرکار بوغا کامیاب ہو ہی گیا"
بادشاہ خوشی سے اچھل پڑا اور پھر بھاگتا ہوا
کمرے سے باہر نکل آیا اسنے باڈمدہ محل
کے دروازے پہ بوغا کا استقبال کیا جب بوغا
نے اسے تمام تفصیل بتائی تو بادشاہ بےحد
خوش ہوا۔

"اب تم اسے جسطرح چاہو سزا دیدو۔ یہ
اب بالکل بیکار ہو چکا ہے ایک بونا بھی
اسے قتل کر سکتا ہے" بوغا نے محل کے
باغ میں پہنچتے ہوئے کہا۔

"میں اسے تمام بونوں کے سامنے قتل کردونگا
کیونکہ اسنے تمام بونوں کے سامنے ہماری بےعزتی
کی تھی" بادشاہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا

"جیسے تمہاری مرضی اب تمہارا کام ہے" بوغا
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے کل میں تمام رعایا کو میدان
میں اکٹھے ہونے کا حکم دے دیتا ہوں اسے
وہیں سزا دونگا آج یہ باغ کی سیر کرے
خوش ہوئے" بادشاہ نے کہا اور بوغا نے

بلادیا۔ پھر بوغا نے ایک منتر پڑھ کر
بیہوش چھن چھنگو پر پھونک ماری اور وہ ہوش
میں آگیا اسنے آنکھیں کھولکر دیکھا تو اپنے
آپ کو باغ میں پایا۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے بوغا"
چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاہا کیسا دھوکہ جنگ میں سب کچھ جائز
ہے" بوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا انجام عبرتناک ہوگا" چھن چھنگو نے کھڑے
ہوکر غصیلے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تم اپنی خیر مناؤ میں نے تمہارا
بال آگ کی جڑوں کی آگ میں جلادیا ہے
اب جبتک تمہارا نیا بال نہ اگ آئے تمہاری
تمام صلاحیتیں ختم ہوچکی ہیں بادشاہ نے تمہارے
قتل کیلئے کل کا دن مقرر کیا ہے کل
تمام بونوں کے سامنے تمہیں قتل کیا جائیگا
آج تم آرام کرلو باغ کی سیر کرو اور
خوب لطف اٹھالو ہاں اگر تم نے بھاگنے
کی کوشش کی تو بولے تمہارے سینے میں

نیزہ گھونپ دیگے اب تو تمہیں ایک بھی بونا
قتل کرسکتا ہے اور ہم نے تمام بونوں
کو سخت ہدایات دیدی ہیں" بوغا نے کہا
اور پھر وہ بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر قہقہے
لگاتا ہوا محل کے اندر چلا گیا مگر جانے
سے پہلے وہ پنگلو کو بھی اصلی حال پر
لے آیا تھا۔ چھن چھنگلو وہاں اکیلا رہ گیا
قریب ہی پنگلو بھی موجود تھا۔

"اب کیا ہوگا چھن چھنگلو ہمارے ساتھ پھر
دھوکا ہے" پنگلو نے مایوس لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں ایک بات بتلاؤں پنگلو بوغا
کو غلط فہمی ہوئی ہے میری صلاحیتیں بدستور
موجود ہیں مگر میں اسے فی الحال ظاہر نہیں
کرونگا تاکہ بوغا غلط فہمی میں ہی مبتلا رہے
البتہ اس دوران ہم سنہری پھول ڈھونڈھنے
کی کوشش کرینگے تاکہ بوغا کو سزا دیجاسکے"
چھن چھنگلو نے پنگلو کو بتلایا اور پنگلو بھی یہ
بات سنکر بیحد خوش ہوا۔ اب قسمت سے
وہ خود ہی شاہی باغ میں پہنچ گئے تھے

اور آزادی سے پھر رہے تھے اس نے
انہیں پھول ڈھونڈنے کا زیادہ اچھا موقع
مل گیا تھا چنانچہ وہی ہوا۔ وہ آزادی
سے باغ میں گھومنے لگے چھن چھنگلو پھولوں
کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ مگر وہاں
بیشمار سنہرے پھول موجود تھے اب چھن چھنگلو
کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کون سا
پھول ہے جس میں بوغا کے علم کا راز ہے
گھومتے گھومتے رات پڑ گئی پھر رات
پڑتے ہی چھن چھنگلو چونک پڑا اسنے ایک
پھول کو رات کے اندھیرے میں بھی
چمکتے دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ یہی
پھول ہے۔

پنگلو اس پھول کی جڑ میں نشان لگادو
اس پھول کو ہم صبح توڑیں گے ہوسکتا ہے
رات کو نہ ٹوٹے" چھن چھنگلو نے کہا اور
پنگلو نے خاموشی سے اس پھول کی جڑ
میں اپنی انگلیوں کے نشان لگا دیے پھر
وہ اطمینان سے مڑ کر ایک طرف سوگئے

صبح ہوتے ہی بادشاہ کے اعلان کے مطابق تمام بونے پھر میدان میں اکٹھے ہو گئے بادشاہ اور بونغا بھی وہاں پہنچ گیا بادشاہ نے بونوں کو چھن چھنگو اور پنگو کو لے آنیکا کا حکم دیا تھوڑی دیر بعد بونے نیزوں کے زور پر ان دونوں کو وہاں لے آئے اور وہ دونوں میدان کے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔

"دیکھو چھن چھنگو اب تم بے بس ہو چکے ہو ہمارا بونغا عظیم ہے بادشاہ نے فاتحانہ انداز میں کہا "بونغا جھوٹا اور دھوکے باز ہے اسے اسکے کیئے کی سزا ضرور ملے گی۔" چھن چھنگو نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"قتل کردو اسے" بادشاہ نے غضیلے لہجے میں کہا اور نیزے بردار بونے ان دونوں کی بڑھنے لگے۔

"ٹھہرو" چھن چھنگو نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ پھول نکال لیا جو اسنے صبح ہی توڑ لیا

"

ننھا پھول کو دیکھتے ہی بونغا اپنی جگہ سے اچھل پڑا اسکا رنگ زرد پڑ گیا۔ "یہ پھول تم نے کہاں سے لیا" بونغا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ پھول میں نے شاہی باغ سے توڑا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس میں تمہارے کالے علم کا راز ہے اب میں اسکی پتیاں مسل دونگا اور تم کسی حقیر کیڑے کیطرح مسلے جاؤ گے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"مگر تمہارا بال جلنے سے تمہاری صلاحیتیں تو ختم ہوگئی تھیں پھر تم نے پھول کیسے توڑ لیا" بونغا کا لہجہ خوف سے کپکپا رہا تھا پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کوئی جواب دیتا اچانک سرخ رنگ کا گیند آسمان سے اتر کر نیچے آیا اور اس میں سے روشنی کی شہزادی نکل آئی اس نے بونغا سے مخاطب ہوکر کہا۔

بونغا۔ تم ظالم ہو میں نے کہا تھا کہ تمہارا انجام عبرتناک ہوگا۔

گر تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا بال
جلنے سے چھن چھنگو کی صلاحیتیں ختم نہیں ہوئیں
بوغا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں نے سچ بولا تھا غلطی تم
نے کی تمہیں وہ بال آگ کی خشک جڑوں
کی آگ میں جلانا تھا تب چھن چھنگو کی
صلاحیتیں ختم ہوتیں تم نے خشک جڑوں
کی آگ میں نہیں جلایا۔ اسلئے چھن چھنگو پر اس
کا کوئی اثر نہیں ہوا" روشنی کی شہزادی
نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتلایا" بوغا
نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے پوچھا ہی کب تھا اب اپنے ظلم
کی سزا بھگتو" روشنی کی شہزادی نے کہا
ادھر چھن چھنگو نے وقت ضائع کرنا مناسب
نہ سمجھا اور پھر اس نے پھولوں کی
پتیاں نوچنا شروع کردیں پتیاں علیحدہ ہوتے
ہی بوغا کے جسم کے بھی ٹکڑے ہوگئے
اور وہ چیختا ہوا زمین پر گرکر تڑپنے لگا

چھن چھنگو نے پتیوں کو اچھی طرح مسل
اور اسکے ساتھ ہی بوغا بھی ختم
بوغا کے مرتے ہی چھن چھنگو نے اشارہ
اور بادشاہ بے اختیار کھنچتا ہوا میدان کے
آگیا چھن چھنگو نے بونوں کے سامنے
خلاف تقریر کی اور بونے جو بوغا کا
دیکھ چکے تھے اسکے ہمنوا بن گئے اور
چھن چھنگو کے کہنے پر وہ بادشاہ کو
گئے اور اسے نیزے مار مار کر ہلاک
دیا۔ پھر چھن چھنگو نے ایک بونے کو
بادشاہ بنا دیا۔ سب نے چھن چھنگو کو یقین دلایا
وہ کسی پر ظلم نہیں کرینگے روشنی کی
شہزادی نے بھی چھن چھنگو کو یقین دلایا کہ
سچ کہہ رہے ہیں چنانچہ چھن چھنگو
ہوگیا کہ اس نے ظالموں کو انکے انجام
پہنچا دیا ہے روشنی کی شہزادی نے
بتلایا کہ وہ بھی ظالموں کے خلاف
اور چھن چھنگو کی مدد کو تیار ہے
بھی چھن چھنگو اسے یاد کرے گا

وہ اسکی مدد کیلئے پہنچ جائیگی چھن چھنگو نے اسکا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ چھنگو کو لے کر بونوں کی دنیا سے باہر آگیا تاکہ کسی اور ظالم کو ختم کرسکے۔

ختم شد